66605-کیا مؤذن پہلے افطاری کرے یا کہ اذان کہے ؟

سوال

مؤذن افطاری کب کرے گا، اذان سے قبل یا کہ بعد میں ؟

پسندیدہ جواب

روزے دار کی افطاری میں اصل یہ ہے کہ غروب شمس کے بعد اور رات آجانے کے وقت افطاری ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{**اور تم کھاؤ پیئو حتی کہ رات کے سیاہ دھاگے سے فجر کا سفید دھاگہ واضح ہوجائے، پھر رات تک روزہ پورا کرو**}.البقرۃ(187).

طبری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ تعالی : "پھر رات تک روزہ پورا کرو"

اللہ سبحانہ وتعالی نے روزے کی حد بیان کی ہے کہ روزے کا آخری وقت رات کا آنا ہے، جس طرح کہ افطاری اور کھانے پینے اور جماع اور روزے کی ابتدا کی حد دن کا شروع اور رات کا آخری حصہ ہے.

چنانچہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رات کو روزہ نہیں، جس طرح روزے کے دنوں میں دن کو افطار نہیں ہے" انتہی

دیکھیں : تفسیر الطبری (3/532).

اور روزے دار کے لیے روزہ جلد افطار کرنا سنت ہے.

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہینگے ان میں خیر رہے گی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1856) صحیح مسلم حدیث نمبر (1098)

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"سنت یہ ہے کہ افطاری جلدی کی جائے، اور سحری میں تاخیر، جلدی یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کا یقین ہوجانے کے فورا بعد افطاری کر لی جائے اور کسی ایک لیے جائز نہیں کہ اسے شک ہو آیا سورج غروب ہوا ہے یا نہیں اور وہ افطاری کرلے، کیونکہ فرض جب یقین کے ساتھ لازم آتا ہے تو وہ اس سے نکلا بھی یقین کے ساتھ ہی جائیگا" انتہی

دیکھیں : التمھید (21/97-98).

اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

"اس میں غروب شمس کا یقین ہوجانے پرافطاری جلد کرنے پر ابھارا گیا ہے.

اوراس کا معنی یہ ہوا کہ امت کے معاملات منظم رہینگے توان میں خیر ہے، جب تک وہ اس سنت پر عمل کرتے ہوئے کاربند رہینگے "انتہی

دیکھیں : الشرح المسلم للنووی (208/7).

اور رہا موذن کا مسئلہ تو اگر کوئی شخص اس کی اذان کا انتظار کررہا ہو تا کہ وہ افطاری کرے، تو پھر اسے اذان دینے میں جلدی کرنی چاہیے، حتی کہ ان کی افطاری میں تاخیر کا باعث نہ بنے، اور اس میں سنت کی مخالفت بھی ہے"

لیکن اگر وہ کوئی قلیل سے چیز کے ساتھ مثلا پانی کا ایک گھونٹ پی کر افطاری کرلے جو تاخیر کا باعث نہ بنے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اور اگر کوئی بھی موذن کی اذان کا انتظار نہ کرتا ہو، مثلا کوئی صرف اپنے لیے اذان کہے (جیسا کہ کوئی شخص صحراء میں اکیلا ہو) یا پھر قریبی حاضر لوگوں کے لیے اذان کہے :

(مثلا مسافروں کی جماعت) تو اذان سے قبل افطاری کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کے ساتھی اس کے ساتھ ہی افطاری کرینگے، اگرچہ وہ اذان نہ بھی کہے، اور وہ اس کی اذان کا انتظار نہ کررہے ہوں.

واللہ اعلم.